# جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں تحفظ وخدمات مدارس دینیہ کنونشن کا انعقاد

## ایک رپورٹ

مرتبہ: مولانا مفتی محمد حنیف استاذ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

مدارس دینیہ نہ صرف اسلامی تشخص کے آئینہ دار ہیں بلکہ امت مسلمہ میں فکری وعملی بیداری پیدا کرنے' اسلامی تہذیب و ثقافت کو برقرار رکھنے اور قومی وسماجی مسائل کے حل کیلئے صحیح رخ پر رہنمائی کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ جمود وتعطل سے کوسوں دور' نظریاتی وفکری مغلوبیت سے ماوراء اپنے مخصوص طرز عمل سے امت کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے میں کوشاں ہیں۔ بڑے شہروں سے لے کر چھوٹی چھوٹی بستیوں تک ہر جگہ یہ مراکز اپنے محدود وسائل کے باجود مقامی لوگوں کی علمی' عملی اور فکری تربیت کر رہے ہیں اور تعلیم و تعلم کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ مدارس دینیہ کی یہی خوبیاں دشمن کے ناپاک عزائم کو ابھی تک خاک میں ملائے ہوئے ہیں اور انہیں اس بات کا کلی ادراک ہے کہ جب تک مدارس کا یہ نیٹ ورک قائم رہے گا وہ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لہذا ہمیشہ سے ان کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ مختلف ہتھکنڈوں سے اہل مدارس اور دینی طبقوں کے لئے رکاوٹیں کھڑی کی جائیں۔ چنانچہ ماضی قریب سے یہ سلسلہ مزید تیز کرتے ہوئے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مدارس کا میڈیا ٹرائل کیا جارہا ہے' اہل اقتدار کی طرف سے آئے دن مختلف حیلوں بہانوں سے مدارس کی کردار کشی ہو رہی ہے۔ نیز مختلف علاقوں میں مدارس کی تلاشی' بے گناہ طلباء واساتذہ کی گرفتاری اور بلاتحقیق مدارس پر چڑھائی کا سلسلہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ وفاق المدارس العربیہ کے تحت اکابرین کی طرف سے کوئی ایسا مشترکہ لائحہ عمل سامنے آئے جس سے ان مشکلات کا حل تلاش کیا جاسکے چنانچہ وفاق المدارس نے مدارس کے درمیان رابطہ مہم تیز کردی اور اس بات پر زور دیا کہ!

۱۔ اہل مدارس ایک دوسرے سے تعاون وتناصر اور اتحاد واتفاق کی فضا قائم کرتے ہوئے مدارس کے خلاف اٹھائے جانے والے اعتراضات کا تحمل وسنجیدگی سے مدلل ومسکت جواب دیں۔

۲۔ موجودہ حالات کے تناظر میں مدارس کی خدمات اور کارنامے عوام الناس کے سامنے لائے جائیں' مدارس پر موجودہ یلغار کے اسباب وعوامل بیان کرتے ہوئے ان کے حل کے لئے مشترکہ جدوجہد اور پرامن طریقے سے عوامی سطح پر بیداری پیدا کی جائے تاکہ عوام وعلماء کے درمیان پائے جانے والی خلیج ختم ہوسکے اور حقیقت حال سے واقف ہوسکیں۔

۳۔ ملک پاکستان کو درپیش خطرات سے عوام کو مطلع کیا جائے اور اس کی حفاظت واستحکام کا احساس اجاگر کیا جائے۔

چنانچہ اسی مقصد کے لئے گزشتہ سال سے وفاق المدارس نے مختلف مقامات پر تحفظ وخدمات مدارس دینیہ کنونشنز منعقد کروائے۔ یہ سلسلہ امسال بھی جاری ہے اور اسی پروگرام کے تحت ضلع جھنگ کی سطح پر یہ کنونشن مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۱۰ء کو جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس حلقے میں ضلع جھنگ' ضلع چینوٹ اور مضافاتی ضلع ٹوبہ کے مدارس بھی شامل تھے۔

شورکوٹ زمینی حقائق کے اعتبار سے ایک پسماندہ علاقہ ہے جہاں وڈیرہ شاہی جاگیرداری اور گدی نشینوں کا کافی اثر و رسوخ رہا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عوامی شعور کے باعث آہستہ آہستہ یہ اثر پہلے سے کم ہوتا نظر آتا ہے۔ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ کے بانی حضرت مولانا بشیر احمد خاکی قدس اللہ سرہ ایک درویش صفت انسان تھے جب آپ نے اس ادارہ کی بنیاد رکھی تو شورکوٹ کے مخصوص مذہبی وسیاسی پس منظر کی وجہ سے انہیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے تمام مقتدر قوتوں کے بالمقابل ہر سطح پر استقامت کے ساتھ علماء حقہ کی نمائندگی اور مظلوموں کے حقوق کی آواز بلند کی یوں دھیرے دھیرے آپ نہ صرف دینی حوالے سے معروف ہوئے بلکہ ایک سماجی شخصیت کے روپ میں ظاہر ہوئے اور مرجع خلائق بن گئے۔ اب ان کے جانشین حضرت مولانا محمد زاہد انور صاحب مدظلہم نے اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تھوڑے عرصے میں تحصیل شورکوٹ کے سماجی وانتظامی حلقوں میں نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے اور ہر دینی تحریک میں علماء حقہ کی مضبوط نمائندگی اور انتظامی سطح پر ان کی آواز پورے وزن کے ساتھ موجود ہے جو بحمد اللہ ادارے اور دینی حلقوں کے لئے خوش آئند بات ہے یہی وجہ ہے کہ جامعہ عثمانیہ کو تحصیل بھر کے مدارس میں قائدانہ کردار کا اعزاز حاصل ہے۔

کنونشن کی تاریخ کا تعین ہوتے ہی اس کی تیاری کا سلسلہ بھرپور طریقے سے شروع کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ضلع کو چار رابطہ کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا گیا' تحصیل شورکوٹ کا اجلاس جامعہ عثمانیہ میں منعقد کیا گیا جس میں شورکوٹ شہر اور مضافاتی علاقوں کے لئے مولانا ساجد عثمانی مدظلہم' مولانا محمد سراج صاحب' مولانا عبدالواحد صاحب رابطہ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے جبکہ شورکوٹ کینٹ اور اسکے مضافات کے لئے تین رکنی کمیٹی میں مفتی محمد ارشد صاحب' قاری سلیم اللہ یٰسین صاحب اور ڈاکٹر شفیق احمد صدیقی صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ جھنگ کی سطح پر رابطہ کمیٹی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب' اور حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب پر مشتمل تھی اور ضلع چنیوٹ کی رابطہ کمیٹی کے ارکان مولانا عبدالوارث اور مولانا عثمان صاحب تھے ان حضرات نے اپنے اپنے علاقوں میں خوب محنت سے کنونشن کی تیاری کی۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا محمد نواز صاحب مدظلہم العالی ملتان اور حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مدظلہم العالی کی رہنمائی اور مفید مشورے کنونشن کی تیاری اور اسے موثر بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں اللہ عزوجل ان کے اس پرخلوص تعاون پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین!

کنونشن کے دیدہ زیب دعوت نامے جاری کئے گئے جو مدارس کے علاوہ علاقہ بھر کے تاجر' وکلاء' ڈاکٹرز اور سیاسی قائدین و سماجی ورکرز کو روانہ کئے گئے۔ تمام حلقوں نے کنونشن کے انعقاد کا بھرپور خیر مقدم کیا اور اسے علاقہ کے لئے خوش بختی قرار دیا مدارس کی جانب سے اس کی کامیابی کیلئے بھرپور تحریک شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا شہر مختلف قسم کے رنگارنگ بینروں سے سج گیا۔ یہ بینرز مختلف سیاسی وسماجی حلقوں کی طرف سے آویزاں تھے۔ اور کنونشن سے ایک روز قبل جامعہ کی طرف آنے والے روڈ پر بنائے گئے خوبصورت گیٹ دور سے ہی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کررہے تھے۔

کنونشن کے انتظامات کے سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ شورکوٹ کے اساتذہ' طلباء اور معاونین نے دن رات ایک کر دیئے' مہتمم جامعہ عثمانیہ مولانا محمد زاہد انور صاحب خود بنفس نفیس کنونشن کی تیاری کے ہر مرحلے کا جائزہ لیتے رہے۔ ناظم تعلیمات حضرت مولانا محمد

ساجد عثمانی صاحب اور نگران شعبہ حفظ جناب قاری محمد حامد انجم صاحب کنونشن کی تیاری میں رات گئے جاگتے رہے اس کے علاوہ باقی اساتذہ اور عملے کی محنتیں بھی قابل ستائش ہیں۔

سیکورٹی انتظامات بھی فول پروف تھے اور مفتی محمد عمر خالد مدرس جامعہ ہذا قاری محمد حامد انجم صاحب کے اعلیٰ ذوق کے سبب کنونشن کا سٹیج بڑا دلآویز منظر پیش کر رہا تھا جامعہ کے وسیع وعریض پلاٹ میں اسٹیج کے دونوں طرف تقریباً **500** سو کرسیاں سلیقے اور ترتیب سے رکھی گئی تھیں اور پورے پنڈال کو بامقصد اور معنی خیز بینروں نے چار چاند لگا دیئے تھے۔

کنونشن کے آغاز سے پہلے صبح دس بجے علاقہ بھر کے علماء و منتظمین کی ایک نشست جامعہ عثمانیہ کی جامعہ مسجد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن دامت برکاتہم العالیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں شرکاء نے مدارس کے اندرونی معاملات اور خارجی پروپیگنڈہ کے تدارک کے لئے مختلف آراء وتجاویز پیش کیں۔ بعض حضرات نے کمپوز شدہ تحریری آراء پیش کیں جن میں مدارس کے اندرونی معاملات کے حوالے سے چند تجاویز کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱۔ رجوع الی اللہ اتباع سنت اور مختلف اوراد کے ساتھ اجتناب عن المعاصی کا اہتمام کیا جائے۔

۲۔ طلباء کرام کی تعلیم وتربیت اس نہج پر کی جائے کہ ان کی پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر ہوں جائیں اور مستقبل میں قوم کی قیادت سنبھال سکیں اور کسی موڑ پر دشمن کے آلہ کار نہ بنیں۔

۳۔ مالیات کا استعمال یقیناً احتیاط سے کیا جا رہا ہے تاہم حالات کے پیش نظر باقاعدگی سے سالانہ آڈٹ کرایا جائے تاکہ کسی بدخواہ کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔

۴۔ مدارس اپنے طور پر مقامی انتظامیہ سے روابط استوار کریں۔

۵۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے روابط مستحکم کئے جائیں تاکہ غلط کوریج کو کنٹرول کیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ مولانا محمد زاہد انور صاحب مدظلہم کی ایک تحریر ''مدارس دینیہ اور اس کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے روزنامہ اسلام میں کنونشن سے ایک دن قبل شائع ہوئی اس میں بیان کئے گئے نکات یقیناً قابل توجہ ہیں چند اہم نکات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ عوام الناس کے عقائد واصلاح کی اپنی انفرادی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ اجتماعی طور پر تبلیغی انداز سے اپنا فرض منصبی ادا کرنا ایک اہم ذمہ داری ہے اور اس کیلئے کوئی بھی اجتہادی فکر اختیار کی جاسکتی ہے۔

۲۔ قومی اور بین الاقوامی حالات ومعاملات پر آفاقی فکر ونظر کے حامل ایسے رجال کار کی تیاری جو وضع قطع کے اعتبار سے درویش صفت مگر معاشرتی' معاشی اور سیاسی وسماجی جدید تقاضوں کی ہمہ جہتی سے نہ صرف آگاہ ہوں بلکہ ان کے حل کے لئے مجتہدانہ بصیرت وبصارت کے حامل ہوں۔

۳۔ عوام الناس کے دکھ سکھ میں بلاتفریق وامتیاز شرکت اور ان کے مسائل کے حل کیلئے ممکنہ حد تک جدوجہد کرنا۔

۔ اسوۂ حسنہ اور سیرۃ طیبہ کے حقیقی پہلوؤں کو عوام الناس میں متعارف کروانے کے لئے سنجیدہ خطباء اور واعظین کی تیاری جو متقضائے احوال کے مطابق علمی راہوں سے عوامی اصلاح کے لئے پروقار جدوجہد کریں اور عرفی وجذباتی خطابت سے کلی طور پر اجتناب کریں۔

جبکہ مدارس کے خلاف بیرونی پروپیگنڈہ کے تدراک کے لئے درج ذیل نکات سامنے آئے:

۱۔ ہر سطح پر چھوٹے بڑے اجتماعات شہر کی بڑی مساجد میں منعقد کئے جائیں تا کہ مدارس کی ضرورت واہمیت اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مدارس کے خلاف پھیلائی جانے والی نفرت کو عوامی ذہن سے ختم کیا جاسکے۔

۲۔ ظاہری اسباب کے درجہ میں اداروں کیلئے عوامی حمایت بہت ضروری ہے اس کے حصول کیلئے باعزت طریقے سے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

۳۔ معتدل حکومتی اراکین اور عہدیداران کو مدارس کے قریب لانے کی کوشش کی جائے۔

۴۔ ڈویژن اور صوبہ کی سطح پر فعال کمیٹیاں تشکیل دینے کی تجویز پر عمل کیا جائے۔

۵۔ میڈیا کے ذریعے مدارس کے کردار کو آشکارا کیا جائے۔

یہ نشست انتہائی کامیاب رہی' علماء کرام نے توقع سے بڑھ کر دلچسپی کا اظہار فرمایا' باہمی مسائل میں گفت وشنید اور ان کے موثر حل کے لئے یہ مجلس ایک سنہری موقع تھی لہذا اس سے بھرپور استفادہ کیا گیا اور تین علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جن میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب جھنگ' حضرت مولانا محمد زاہد انور صاحب شورکوٹ اور حضرت مولانا عبدالوارث چنیوٹ شامل ہیں تا کہ ضلعی سطح پر دیہی علاقوں کے مدارس کو درپیش مسائل میں ان سے فی الفور تعاون کو یقینی بنایا جائے اس سے آپس میں اتحاد واعتماد کی فضا قائم ہوئی اس نشست کے بعد شرکاء کے لئے پرتکلف کھانے کا انتظام کیا گیا

کنونشن کے آغاز میں ہی پنڈال تقریباً بھر چکا تھا اور مہمانوں کے لئے بنائی گئی تقریبا پانچ صد مخصوص نشستیں بھی پر تھیں اور کنونشن کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

کنونشن میں شریک ہونے والی شخصیات کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں: ان حضرات کی آراء وتجاویز کنونشن میں دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۱۔ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کبہروڑپکا
۲۔ حضرت مولانا ظفر احمد قاسم صاحب وہاڑی
۳۔ حضرت مولانا محمد نواز صاحب ملتان
۴۔ حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب کبیروالا
۵۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب ایم پی اے مانسہرہ
۶۔ معروف کالم نگار مولانا قاری منصور احمد صاحب
۷۔ حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب
۸۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب جھنگ
۹۔ حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب جھنگ
۱۰۔ حضرت مولانا عبدالوارث صاحب جھنگ
۱۱۔ حضرت مولانا حبیب اللہ نقشبندی صاحب جھنگ
۱۲۔ حضرت مولانا سید مصدوق حسین صاحب جھنگ
۱۳۔ حضرت مولانا عبدالوارث صاحب چنیوٹ
۱۴۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب چنیوٹ
۱۵۔ حضرت مولانا اسلم صادق صاحب احمد پور سیال
۱۶۔ قاری محمد طاہر صاحب شورکوٹ کینٹ
۱۷۔ حضرت مولانا بشیر احمد حسینی شورکوٹ کینٹ
۱۸۔ مفتی محمد ارشد صاحب شورکوٹ کینٹ
۱۹۔ قاری سلیم اللہ یسین صاحب شورکوٹ کینٹ
۲۰۔ مفتی محمد شیراز صاسب پیرمحل

۲۱۔قاری محمد ابراہیم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۲۔مولانا محمد نصر اللہ انور صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ودیگر علماء کرام

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے کنونشن میں شرکت فرمانا تھی لیکن بے حد مصروفیات اور بیرونی اسفار کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے البتہ ان کے مفید مشورے شامل حال رہے۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ ناظم وفاق المدارس صوبہ سرحد ایم پی اے مانسہرہ نے کنونشن میں خصوصی خطاب فرمایا آپ نے مدارس کو درپیش چیلنجز پر بڑے پر اثر انداز سے روشنی ڈالی انہوں نے فرمایا: مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے بیرونی طاقتوں کے آلہ کار ہیں وہ دولت ودھن کی لالچ میں اپنے اور پرائے کی تمیز کھو چکے ہیں اور ذہنی مغلوبیت کی وجہ سے اپنے فیصلے خود نہیں کر رہے۔

جب انہوں نے صوبہ سرحد میں مدارس دینیہ پر ہونے والے حملوں اور قرآن کریم پڑھتے ہوئے بچوں کی شہادت کے دلسوز مناظر کی تفصیل بیان کی تو ہر آنکھ اشکبار تھی مجمعے پر سناٹا طاری تھا ان کی تقریر سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے مدارس کے بارے میں تمام شکوک وشبہات ختم ہو چکے ہیں' ان کے اس وقیع خطاب نے لوگوں کے دل موہ لئے اور وہ جذبوں کے ساتھ ہر محاذ پر دینی مدارس کا ساتھ دینے کو تیار نظر آرہے تھے۔

معروف کالم نگار حضرت مولانا قاری منصور احمد مدظلہم العالی نے موجودہ صورتحال میں زمینی حقائق کو بیان کرتے ہوئے اہل مدارس اور دینی حلقوں کو یہ تسلی دی کہ انشاء اللہ حق کی فتح قریب آچکی ہے اور ظلم کی رات کٹنے والی ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا عالم طارق صاحب مدظلہم العالی نے اپنے مخصوص لب ولہجہ میں اکابر کے فیصلوں پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ عہد لیا کہ مدارس کے تحفظ کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اکابرین جب بھی طلب کریں گے ہم حاضر ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب (مسئول وفاق المدارس ضلع جھنگ) نے کنونشن میں قراردادیں منظور کروائیں جن میں مدارس پر چھاپوں علماء کی بے جا گرفتاری اور شہادتوں کی پرزور مذمت کی گئی۔

حضرت مولانا عبدالمجید تھانوی دامت برکاتہم اپنی پیرانہ سالی کے باجود آخر تک اسٹیج پر جلوہ افروز رہے اور کنونشن حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

اس کنونشن سے علاقہ بھر کے اہل مدارس کے درمیان باہمی قرب واعتماد کی فضا قائم ہوئی اور عوامی سطح پر بھی مختلف حلقوں میں مدارس اور اہل مدارس کے بارے میں مثبت سوچ بیدار ہوئی' کئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا کنونشن کا اختتام ایسے ماحول میں ہوا کہ ہر فرد دینی حلقوں سے اظہار یکجہتی اور ان کے مشکلات کے حل کے لئے شانہ بشانہ کھڑا ہونے کا عزم کرتا ہوا نظر آیا اور اب تک مبارکبادی کالز اور بالمشافہ مبارکبادوں کا تانتا بندھا ہے اور لوگ ایسے پروگرام کے انعقاد کا دوبارہ مطالبہ کرتے نظر آرہے ہیں۔

آخر میں ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے دامے درمے سخنے قدمے اس کنونشن کی کامیابی کے لئے تعاون کیا اور حوصلہ بڑھایا اور ناسپاسی ہوگی اگر روزنامہ اسلام کا شکریہ ادا نہ کیا جائے کیونکہ انہوں نے مضامین اشتہارات کی صورت میں خوب تعاون کیا۔رب ذوالمنن سب کو اپنی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کنونشن کو قبولیت سے نوازے آمین!